مولانا شیخ احتشام الدین ندوی *

صحابہ کرام کی عظمت ومحبت اور ان سے وابستگی

نبی کریم ﷺ کی دعوت کے نتیجہ میں جو معاشرہ منصۂ شہود پر آیا وہ صحابہ کرامؓ کا معاشرہ تھا جس سے زیادہ دلکش کامل اور تمام انسانی محاسن سے آراستہ چشم فلک نے کبھی نہیں دیکھا تھا اور تاریخ انسانی اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے‘ چنانچہ اس معاشرے کا تعارف اسی کے ایک عظیم فرد کی زبان سے سنئے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں” آبر الناس قلوبا‘ أعمقهم علما اقلهم تكلفا“ وہ نیک دل‘ پاکباز‘ علم میں گہرائی وگیرائی والے‘ اور کم گفتار تھے۔ اگر صحابہ کرام کے معاشرہ کا کسی دوسرے معاشرے سے موازنہ کیا جائے تو مجموعی حیثیت سے اسی کا پلہ بھاری نظر آئے گا اور ایسا کیوں نہ ہو‘ نبی کریم ﷺ کی تربیت ونگہداشت نے ان کو سیرت وکردار‘ اخلاق وعادت کے اعلیٰ مقام پر پہونچا دیا تھا‘ آپ کی تربیت نے ان کو کندن بنا دیا تھا۔

قرآن اور احادیث نبویہ کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ زندگی کے تمام معاملات میں کس قدر کھرے اور پختہ نظر آتے ہیں۔ اطاعت کیشی‘ فرمانبرداری‘ امتثال امر ان کی بنیادی صفت تھی‘ ان کا ہم پر یہ حق ہے کہ انکے زندہ وتابندہ نقوش کو اپنے دلوں کے تہ خانوں میں بسایا جائے۔ ان کی زندگی کے عملی نمونوں کو ہر لمحہ اپنی نگاہوں کے سامنے رکھیں۔ ان سے وابستگی اور تعلق پر فخر واعتزاز محسوس کریں۔ حدیث میں صاف طور پر اللہ کے رسول محمد ﷺ نے فرمایا وعليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين عضو اعليها بالتواجذ

آج مسلمان جس پر آشوب دور اور ناگفتہ بہ حالات میں زندگی بسر کر رہے ہیں ان پر طرح طرح کی مصیبتیں‘ اور آزمائشیں‘ پریشانیوں کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں۔ فلسطین‘ افغانستان اور اسلام کے دوسرے ممالک میں اسلام دشمن طاقتیں اپنی تمام تر کوششیں مسلمانوں کو مٹانے اور اسلام کو صفحۂ ہستی سے ناپید کرنے پر متحد ومتفق ہوکر سامنے آچکی ہیں۔ اور اس کے علاوہ پوری دنیا کے مسلمان عجیب وغریب کسمپرسی‘ یاس وقنوطیت کا شکار ہیں‘ ان کے اسلامی جذبات اور اسلامی روح جو ان کے اندر پیغمبر اسلام نے پیدا کی تھی وہ بالکل مفقود ہوتی جا رہی ہے۔ ان کا اسلامی تشخص

---

* دار عرفات تکیہ کلاں رائے بریلی لکھنو (یوپی) انڈیا

بالکل خطرہ میں ہے۔ایسے حالات میں یاس وقنوطیت اور نا امیدی کی بجائے' حوصلہ و ہمت' عزم محکم اور عمل پیہم اور جہدِ مسلسل کی ضرورت ہے' کیونکہ مسلمانوں کا تعلق ایک ایسی قوم اور ایسے مذہب سے ہے جس کا ماضی بڑا تابناک اور روشن رہا ہے اور ہمیں اپنے حال و مستقبل کی حفاظت اور تفوق و بالادستی کے لئے حیران و پریشان اور آہ وفغاں کی ہرگز ضرورت نہیں۔مسلمانوں کو اپنے مستقبل کو تابناک اور روشن بنانے کے لئے اپنے ماضی کی طرف دیکھنا ہے اور اس کے عملی نمونوں کو پیش نظر رکھ کر کارگاہ حیات میں قدم رکھنا ہے' اس موقع پر راقم السطور کو حضرت العلامہ شبلی نعمانی کی وہ حوصلہ افزاء بات یاد آرہی ہے جو انہوں نے ایک موقع پر تحریر فرمائی تھی' یقیناً وہ بات آب زر سے لکھنے کے لائق ہے بلکہ ہر جگہ اس کو آویزاں کیا جائے تاکہ مسلمانوں کے حوصلوں اور ولولوں میں اضافہ ہو' اور وہی جوش جنوں پیدا ہو جائے جو قرنِ اول میں صحابہ کرام میں پایا جاتا تھا' چنانچہ علامہ شبلی نعمانی کا وہ اقتباس ملاحظہ فرمائیں:

''یورپ کا کوئی ماضی نہیں' اس لئے وہ مستقبل کے اندھیروں میں جدھر چاہے ٹھوکریں کھاتا پھرے' لیکن اسلام کا ماضی اتنا شاندار ہے کہ مسلمانوں کی ترقی آگے بڑھنے کی بجائے پیچھے ہٹنے میں ہے' یہاں تک ہٹتے ہٹتے خیر القرون' عہد صحابہ بلکہ خود حضور ﷺ کے عہد مبارک تک جا پہونچیں''

موجودہ حالات کا واحد حل یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی بابرکت شخصیات اور ان کی زندگی کے عملی نمونوں کا سہارا لیا جائے۔ان کو سامنے رکھ کر کارگاہ حیات میں قدم رکھا جائے۔ اور ان کی عظمت ومحبت کے نقوش سے اپنے قلوب کو آراستہ کیا جائے۔کیونکہ مسلمانوں کی کامیابی کا اصل راز اسی میں مضمر ہے۔

صحابہ کرامؓ کی عظمت ومحبت کو اللہ تعالیٰ کے نبی محمد ﷺ نے کبھی اس انداز سے اجاگر فرمایا: اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم '' اور کبھی اس انداز سے ان کی عظمت ومحبت کو تفوق و بالادستی عطا فرمائی'' فمن احبهم فبحبی أحبهم ومن أبغضهم فببغضي أبغضهم وخير القرون قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم.

قرآن واحادیث کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کا کتنا مقام بلند فرمایا اور ان کو پوری امت اسلامیہ کیلئے معیاری انسان قرار دیا۔انہیں کو نبی کریمؐ کے بعد اصل میزان اور اصل کسوٹی قرار دیا گیا۔ان کی عظمت ومحبت کی اس سے بڑی کیا دلیل ہوسکتی ہے' صحابہ کرام کی محبت' نبی کریم کی محبت قرار پائی۔ان سے وابستگی' نبی کریم سے وابستگی کے مترادف قرار دی گئی' ان کی محبت اور عظمت کو ایمان کا جزو قرار دیا گیا۔ان سے بغض وحسد اور نفرت وبیزاری کفر کی علامت شمار کی گئی' لہٰذا ایک انسان جو مسلمان ہونے کا دعویدار تو ہو لیکن اس کا دل صحابہ کرام کی

محبت وعظمت سے سرشار نہ ہواوران کی عظمت ومحبت کے زندہ وتابندہ نقوش اس کے دل کے تہہ خانوں سے بالکل مفقود ہوگئے ہوں اوراس کا سازمحبت صحابہ کرام کے سازمحبت سے میل نہ کھاتا ہوتو وہ گوشت و پوست کا ڈھانچہ تو ہوسکتا ہے لیکن اس کو کامل انسان قرارنہیں دیا جاسکتا ہے۔کیونکہ قرآن کریم کا صاف ارشاد ہے:

"ومن یشاقق الرسول من بعد ماتبین لہ الھدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولیہ ماتولی ونصلہ جھنم وساءت مصیرا" (سورۃ النساء۔آیت۱۱۰)

مذکورہ آیت کا مطالعہ کیجئے' تمام مفسرین کی اس بات پر اتفاق ہے کہ''غیر سبیل المؤمنین'' سے صحابہ کرام کی جماعت مراد ہے۔اس آیت کی روشنی میں وہ لوگ اندازہ لگائیں جوصحابہ کرام کی عظمت ان کے وقار'ان کی دین متین سے وابستگی اور تعلق کوکالعدم قرار دیتے ہیں' دین کے راستے میں ان کی کاوشوں اورمحنتوں کے منکر ہیں'ان کی زندگی ان کو مکمل معیارنظرنہیں آتا ان کا اعتراف ان کے حلق سے نہیں اترتا' وہ خود اپنا انجام سوچ سکتے ہیں' کیونکہ صحابہ کرام کی عظمت ومحبت'ان کے طریقے سے اعراض وروگردانی' ضلالت وگمراہی کا پیش خیمہ ہےاوراس کا ٹھکانہ جہنم ہےاوراگر وہ اپنے دل میں ان کی طرف سے کینہ رکھتا ہےتو وہ دراصل شیطان کا پیرو ہے کیونکہ وہ اللہ کے برگزیدہ بندوں اورامت محمدیہ کے بہترین طبقہ کے خلاف اپنے دل میں دشمنی رکھتا ہے۔اگر وہ مرنے سے پہلے اپنی اس روش سے توبہ نہیں کرتا تو حقیقت یہ ہے کہ اس کا خاتمہ بالخیرنہیں ہے' کیونکہ صحابہ کرامؓ اسلام کی ایسی بیش قیمت اورزریں زنجیریں کہ اگراس کے ایک حلقہ (کڑی) کوبھی جدا کردیا جائے تو معلوم ہے کیا ہوگا؟ ہمارا سارادین غیرمستند قرار پائے گا' ہمارا علمی تفوق و بالادستی اوراسلامی تہذیب وتمدن کا ساراذخیرہ ملیامیٹ ہوکررہ جائے گا۔

اس سلسلہ میں حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کا ایک اقتباس ذکر کرنا مناسب ہے جو بڑی اہمیت کا حامل ہے:

''صحابہ کرام ایمان کی کھیتی' نبوت کی فصل' دعوت اسلامی کا ثمراوررسالت محمدیہ کاعظیم الشان کارنامہ ہیں'ان کی سیرت واخلاق میں جوحسن نظرآتا ہےوہ نبوت محمدی کی جلوہ سامانیوں کاپرتو ہے'ان سے زیادہ عظیم الشان اورتابناک تاریخ کسی دوسرے طبقہ کی ملنی مشکل ہے۔''

قرآن کریم میں مسلمانوں کو یہ دعا سکھائی گئی ہے: ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انک رؤف رحیم۔ (سورۃالحشر۔۱۰)

امام قرطبیؒ نے فرمایا کہ یہ آیت دلیل ہے کہ صحابہ کرام کی محبت ہم پرواجب ہے۔

حضرت امام مالکؒ نے فرمایا ''جوشخص کسی صحابی کو برا کہے یا اس کے متعلق برائی کا اعتقاد رکھے اس کا

مسلمانوں کے مال فئی میں کوئی حصہ نہیں اور چونکہ مال فئی میں حصہ ہر مسلمان کا ہے تو جس کا اس میں حصہ نہیں اس کا اسلام وایمان مشکوک ہوگیا۔''

حضرت عائشہؓ نے فرمایا ''میں نے تمہارے نبی ﷺ سے سنا کہ یہ امت اس وقت تک ہلاک نہ ہوگی جب تک اس کے پچھلے لوگ اگلوں پر لعنت وملامت نہ کریں۔

عوام بن حوشب نے فرمایا: میں نے اس امت کے پہلے لوگوں کو اس بات پر مستقیم اور مضبوط پایا کہ وہ لوگوں کو یہ تلقین کرتے تھے کہ صحابہ کرام کے فضائل ومحاسن بیان کیا کرو تا کہ لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت وعظمت پیدا ہو اور وہ مشاجرات اور اختلاف جو ان کے درمیان پیش آئے۔ان کا ذکر نہ کیا کرو جس سے ان کی جرات بڑھے (اور وہ بے ادب ہوجائیں)

حضرت مولانا عبدالماجد دریا آبادیؒ اس آیت کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:

''محققین ومتکلمین نے لکھا ہے کہ جب دوسرے مؤمنین کے لئے دعا واستغفار اور ان کی طرف سے حسد وبغض سے برأت عامہ مؤمنین کی شان ہے تو صحابہ کرام جو امت کے خواص ہی میں نہیں اخص الخواص تھے ان کے لئے یہ کیسے قابل تسلیم ہوسکتا ہے کہ وہ عارضی اختلافات اور تنازعات کی بنا پر ایک دوسرے کے بدخواہ اور ایک دوسرے کے حق میں لعّان ہوگئے ہوں'' (تفسیر ماجدی ص۱۰۹ مطبوعہ تاج کمپنی لاہور)

عمرو بن شرجیل کا یہ قول بڑا عبرت آموز ہے' کہتے ہیں کہ رافضی یہود ونصاریٰ سے بھی ایک قدم آگے ہیں اگر یہود سے پوچھا جائے کہ تمہاری ملت میں سب سے افضل کون ہے تو وہ جواب دیں گے کہ اصحاب موسیٰ علیہ السلام' عیسائیوں سے یہی سوال کیا جائے تو کہیں گے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے حواری۔لیکن اگر رافضیوں سے پوچھا جائے کہ "من شر أهل ملتكم" تمہاری ملت میں بدترین لوگ کون ہیں تو یہ بدبخت جواب دیں گے ''اصحاب محمد ﷺ''

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ صحابہ کرامؓ سے محبت وتعلق ایمان کا جزو ہے اور ایمان کی نشانی ہے اور ان سے بغض ونفرت حسد وبیزاری کفر ونفاق کی علامت ہے۔موجودہ حالات کا تقاضہ یہی ہے کہ مسلمان صحابہ کرامؓ کی عظمت ومحبت سے اپنے دلوں کو معمور کریں ان کی زندگی کو اپنی زندگی کا آئیڈیل بنائیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے بعد ان سے زیادہ کامل اور معیاری نمونہ کسی کی شخصیت میں نہیں۔اللہ تعالیٰ ہم کو ان کی محبت وعظمت کی قیمتی دولت سے نوازیں۔